نگاہوں کی حفاظت کیجئے

08-February-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

((For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبّ کریم کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ شریف پڑھا اور اپنے رَبِّ کریم سے مغفرت طَلَب کی تو اُس نے بھلائی کو اُس کی جگہ سے تلاش کرلیا۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بَخْش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب التکبیر…الخ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں سے حفاظت کی انوکھی دُعا

حضرت سَیِّدُنا یونُس بن یوسُف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے مشہور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین میں سے تھے۔ زیادہ تر وَقْت مسجد میں گُزارتے اور اپنے رَبّ کریم کی عبادت میں مشغول رہتے۔ اُنہوں نے اپنی جوانی اللہ کریم کی عبادت کے لئے وَقْف کی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ آپ مسجد سے باہر آرہے تھے کہ اچانک راستے میں ایک نوجوان عورت پر نَظَر پڑی اور دل کچھ دیر کے لئے اس کی طرف مائل ہو گیا لیکن پھر فوراً اپنے اس فعل پر نادِم ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور ان الفاظ میں دُعا مانگنے لگے: **اے میرے پاک پروردگار! بے شک تُو نے مجھے آنکھیں عطا**

فرمائیں جو کہ بہت بڑی نعمت ہے، **لیکن مجھے خطرہ لگ رہا ہے کہ کہیں ان آنکھوں کی وجہ سے میں عذاب میں مُبتلا نہ ہو جاؤں اور یہ آنکھیں میرے لئے ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں، اے میرے پاک پروردگار! تُو میری آنکھوں کی بینائی سَلْب کر لے۔** جیسے ہی آپ دُعا سے فارغ ہوئے آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی اور آپ نابینا ہو گئے۔ چنانچہ آپ اپنے بھتیجے کو اپنے ساتھ رکھتے جو نمازوں کے اَوْقات میں آپ کو مسجد تک لے جاتا اور دیگر حاجات میں بھی آپ اس سے مَدَد لیتے۔ آپ کا بھتیجا آپ کو مسجد میں چھوڑ جاتا اور خود بچوں کے ساتھ کھیلنے لگتا۔ جب آپ کو کوئی حاجت در پیش ہوتی تو اسے بُلا لیتے اسی طرح وقت گزرتا رہا۔

ایک مرتبہ آپ مسجد میں تھے کہ آپ کو اپنے جسم پر کوئی چیز رینگتی ہوئی محسوس ہوئی، آپ نے بھتیجے کو آواز دی لیکن وہ بچوں کے ساتھ کھیل میں مگن رہا اور آپ کے پاس نہ آسکا۔ آپ کو خطرہ تھا کہ کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ چنانچہ آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دوبارہ فریاد کی، اے میرے مولیٰ! اب مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میری بینائی واپس لوٹ کر نہ آئی تو کہیں یہ میرے لئے آزمائش اور رُسوائی کا باعث نہ بن جائے کیونکہ مَیں اب دیکھ تو نہیں سکتا، کوئی مُوذی جانور مجھے نقصان پہنچا سکتا ہے اور بار بار اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی مدد درکار ہوتی ہے، جس سے مجھے بڑی آزمائش ہوتی ہے، اے میرے مالک کریم! مجھے میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں **رُسوائی اور لوگوں کی محتاجی** سے بچ جاؤں۔

حضرت سیدنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابھی وہ اپنی دعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ ان کی **بینائی واپس لوٹ آئی** اور اب وہ خود دوسروں کی مدد کے بغیر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ میں نے آپ کو دونوں حالتوں میں دیکھا یعنی اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی اور اس حالت میں بھی دیکھا کہ دعا کی برکت سے آپ کو دوبارہ آنکھوں کی نعمت عطا کر دی گئی اور

www.dawateislami.net

آپ پہلے کی طرح اب بھی خود مسجد کی طرف جاتے اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت کرتے ۔(عیون الحکایت، الحکایت السابعة الاربعون بعد المائة ص ۱۶۵)

میں نیچی نگاہیں رکھوں کاش اکثر عطا کر دے شرم و حیا یاالٰہی
ہمیشہ کروں کاش پردے میں پردہ تو پیکر حیا کا بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۳۔۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے اسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن کیسے عظیم لوگ تھے، ان مُبارک ہستیوں کو اگر کسی کام میں آخرت کا فائدہ نظر آتا تو اس کی خاطر دُنیاوی نُقصان کی پروا نہ کرتے مگر دُنیاوی نَفْع کی خاطر آخرت کا نقصان ہرگز ہرگز برداشت نہ کرتے۔

جیسا کہ بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم کے مُقرَّب ولی حضرت سَیِّدُنا یُونس بن یوسُف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات تو منظور تھی کہ ان کی آنکھوں کی روشنی جاتی ہے تو جائے، مگر اس آنکھ سے اللہ کریم کی نافرمانی ہرگز ہرگز نہ ہونے پائے۔ اللہ کریم ان بزرگوں کے صدقے ہمیں بھی بدنگاہی سے بچنے، اپنے ہر ہر عضو کو گناہوں سے محفوظ رکھنے بالخصوص **آنکھوں کا قفلِ مدینہ** لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آقا کی حیا سے جھکی رہتی نظر اکثر آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
آنکھوں میں سرِ حشر نہ بھر جائے کہیں آگ آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
بولوں نہ فُضول اور رہیں نیچی نگاہیں آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۵، ۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

نِگاہ کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے جس طرح آدمی بولنے میں بے باک ہے، اسی طرح دیکھنے میں بھی بے باک ہے، اسے احساس تک نہیں کہ دیکھنا بھی ایک ایسا عمل ہے جو اس کے لیے ثواب یا عذاب کا باعث بن سکتا ہے۔ مثلاً اگر اپنی ماں کو محبت بھری نظر سے دیکھتا ہے تو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اور اگر غیر محرم کو شَہوت کے ساتھ دیکھتا ہے تو عذابِ نار کا حق دار بنتا ہے کیونکہ غیر محرم عورت کو دیکھنا انسان کا نہیں شیطان کا کام ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا **عبدُاللہ** بن مَسْعُود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذی وَقار ہے: **اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ** عورت عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب:۲، ۱۸/۳۹۲، حدیث:۱۱۷۶)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھوں کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت نہیں کرسکتا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب کسرالشھوتین، ۳/۱۲۵)

دیدے "قفلِ مدینہ" آنکھوں کا واسطہ چار یار کا یاربّ

(وسائل بخشش مرمم، ص۸۱)

نظر کی حفاظت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ پاک میں اس کے بارے میں بڑا واضح حکم ارشاد ہوا ہے، چنانچہ

پارہ 18 سورۂ نور کی آیت نمبر 30 میں ارشادِ ربانی ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِہِمْ تَرجَمۂ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں

www.dawateislami.net

وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ(۳۰) کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ (پ۱۸، النور: ۳۰)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"مختصر منہاج العابدین"** کے صفحہ نمبر 62 پر ہے کہ یہاں نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور بندے پر لازم ہے کہ اپنے مالک کے حکم پر عمل کرے ورنہ وہ بے ادب قرار پائے گا اور اُسے روک کر مالک کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت نہیں دی جائے گی اور آیتِ طیبّہ میں یہ جو فرمایا گیا: " ذٰلِكَ اَزْكٰى " یہ ان کے لئے ستھرا ہے یعنی ان کے دلوں کو ستھرا کرنے اور ان کی بھلائی کو بڑھانے والا ہے۔ اس فرمان سے آگاہ فرمایا گیا کہ نگاہوں کو نیچا رکھنے میں دل کی پاکیزگی اور عبادت وبھلائی کی کثرت ہے۔ کیونکہ اگر تم اپنی نگاہ کو نہیں روکو گے اور اس کی لگام ڈِھیلی چھوڑ دو گے تو وہ لایعنی چیزوں کو دیکھے گی اور اگر اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال نہ ہوئی تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے کہ یا تو تم حرام کو دیکھو گے تو گناہ میں پڑ جاؤ گے یا پھر مباح کی طرف نظر کرو گے تو تمہارا دل اس میں مشغول ہو جائے گا اور تمہیں اس کے سبب وسوسے اور خیالات آئیں گے، بالآخر تمہارا دل بھلائی سے غافل ہو کر اِنہی میں لگا رہے گا۔ (مختصر منہاج العابدین، ص ۶۲)

یاد رکھئے! جس طرح قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے بد نگاہی سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، اسی طرح کثیر احادیثِ مبارکہ میں بھی مسلمان مردوں کو نظریں نیچی رکھنے اور اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آیئے! اس بارے میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے:

نگاہیں نیچی رکھنے کے متعلق 3 احادیثِ طیّبہ

www.dawateislami.net

فرمایا: ”تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔“ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! راستوں میں بیٹھے بغیر ہمارا گزارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اگر راستوں میں بیٹھے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں تو راستے کا حق ادا کرو۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین نے عرض کی: راستے کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو دُور کرنا۔ سلام کا جواب دینا، نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔ (بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب افنیة الدور والجلوس فیھا والجلوس علی الصعدات، ۲/۱۳۲، الحدیث: ۲۴۶۵)

فرمایا: تم ضرور اپنی نگاہیں نیچی رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو گے اور اپنے چہرے سیدھے رکھو گے یا پھر اللہ پاک تمہاری شکلیں بگاڑ دے گا۔ (معجم کبیر، ۸/۲۰۸، حدیث: ۷۸۴۰)

فرمایا: ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بِلا ارادہ کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز اور دوسری ناجائز ہے۔ (ابو داود، کتاب النکاح، باب مایؤمر بہ من غض البصر، ۲/۳۵۸، حدیث: ۲۱۴۹ ملتقطاً)

ہر گھڑی شرم و حیا سے بس رہے نیچی نظر　　پیکرِ شرم و حیا بن کر رہوں آقا مُدام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۶)

پہلی نظر سے کیا مراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ تیسری حدیث پاک کو بعض نادان غلط پیرائے میں بیان کرتے ہوئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ اس طرح کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ”پہلی نظر مُعاف ہے“، لہٰذا وہ اپنی نظر ہٹاتے ہی نہیں اور مسلسل بدنِگاہی کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ مُعاف تو وہ پہلی نظر ہے جو عَورت پر بے اختیار پڑ گئی اور فوراً ہٹالی، جان بوجھ کر ڈالی جانے والی پہلی نظر بھی حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ جیسا کہ حکیم الاُمّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: پہلی نِگاہ سے مُراد وہ نِگاہ ہے جو بغیر قَصد (یعنی ارادے کے بغیر) اَجنبی عَورَت پر پڑ جائے اور دوسری نِگاہ سے مراد دوبارہ اسے قَصداً (جان بوجھ کر) دیکھنا ہے۔ اگر پہلی نظر بھی جمائے رکھی تو بھی دوسری نِگاہ کے حکم میں ہوگی اور اس پر بھی گناہ ہو گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۱۷)

عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** صَفْحَہ نمبر 30 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مرد کے غیر عورت کے چہرے کو دیکھنے یا نہ دیکھنے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: (مرد اجنبی عورت کا چہرہ) نہ دیکھے۔ البتّہ ضَرورتاً بعض قُیودات کے ساتھ دیکھ سکتا ہے۔ اِس کی بعض صورتیں بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ (ضَرورت کے وقت) اُس کے چہرے اور ہتھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے کیونکہ اس کی ضَرورت پڑتی ہے کہ کبھی اس کے مُوافِق یا مخالِف شہادت (گواہی) دینی ہوتی ہے یا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اگر اسے نہ دیکھا ہو تو کیونکر گواہی دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے۔ اس کی طرف دیکھنے میں بھی وُہی شرط ہے کہ شَہوت کا اندیشہ نہ ہو اور یوں بھی ضَرورت ہے کہ (آج کل گلیوں بازاروں میں) بہُت سی عورتیں گھر سے باہَر آتی جاتی ہیں لہٰذا اس سے بچنا بھی دشوار ہے۔ بعض عُلَمانے قدم کی طرف بھی نظر کو جائز کہا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اَجْنَبِیَّہ عورت کے چہرہ کی طرف اگرچہ نظر جائز ہے جب کہ شَہوت کا اندیشہ نہ ہو مگر یہ زمانہ فتنے کا ہے اِس زمانے میں ایسے لوگ کہاں جیسے اگلے زمانے میں تھے لہٰذا اِس زمانے میں اس کو (یعنی چہرے کو) دیکھنے کی مُمانَعت کی جائے گی مگر گواہ و قاضی کے لیے کہ بوجہِ ضَرورت ان کے لیے نظر کرنا جائز ہے۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۰)

یاد رہے! ایک مسلمان کے لئے اس بات کا علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ اسلام نے اس کو کن

www.dawateislami.net

عورتوں سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے اور کن عورتوں سے پردہ نہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ آیئے! سنتے ہیں کہ **مرد کا کن کن عورتوں سے پردہ ہے** چنانچہ

مرد کا کس کس سے پردہ ہے؟

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مرد کا اپنی مُمانی، چچی، تائی، بھابھی اور اپنی زوجہ کی بہن وغیرہ رشتے داروں سے پردہ ہے۔ مُنہ بولے بھائی بہن، منہ بولے ماں بیٹے اور منہ بولے باپ بیٹی میں بھی پردہ ہے حتّٰی کہ لے پالک بچہ (جب مرد وعورت کے مُعامَلات سمجھنے لگے تو) اس سے بھی پردہ ہے البتّہ دودھ کے رشتوں میں پردہ نہیں مثلاً رضاعی ماں بیٹے اور رضاعی بھائی بہن میں پردہ نہیں۔ (کربلا کا خونی منظر، ص ۳۳)

زَبان اور آنکھوں کا قُفلِ مدینہ عطا ہو پئے مصطفٰے یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہوں کی حفاظت کے معامَلے میں اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ہمیں نصیحت کے بہت سے مدنی پھول ملیں گے، مثلاً یہ حضرات شرعی احکام کے پابند ہوتے ہیں، سرتاپا شرم وحیا کے پیکر ہوتے ہیں، دیگر اعضاء کے ساتھ ساتھ آنکھوں کی حفاظت کے معاملے میں ان کا زبردست مدنی ذہن بنا ہوتا ہے، جو غیر محرم سے بات کرنا تو کجا اُس کی طرف دیکھنے سے بھی اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 3 ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں اور نصیحت کے مدنی پھول چن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے، اِن اللہ والوں کی ادا کو ادا کرتے ہوئے اپنی **نظر کی حفاظت** کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

ہمیشہ سر اور آنکھیں جُھکائے رکھتے!

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد:1 صفحہ نمبر 529 پر ہے: منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ سر اور آنکھیں جھکائے رکھتے تھے حتّٰی کہ بعض لوگ آپ کو نابینا سمجھتے۔ آپ 20 سال حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر حاضر ہوتے رہے، جب حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیز اُنہیں (آتے) دیکھتی تو کہتی: "آپ کے نابینا دوست تشریف لائے ہیں۔" حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کی بات سن کر مسکرا دیتے۔ آپ جب دروازہ بجاتے، کنیز باہر نکلتی تو انہیں سر اور آنکھیں جھکائے دیکھتی۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھتے تو یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرتے:

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ﴿۳۴﴾ (پ ۱۷، الحج: ۳۴) ترجَمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب خوشی سُنادو ان تواضع والوں کو۔

اور (آیتِ مقدسہ تلاوت کرنے کے بعد) فرماتے: خدا کی قسم! اگر حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں دیکھتے تو تم سے خوش ہوتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کو پسند فرماتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کو دیکھ کر مسکرا دیتے۔ (احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلاۃ، الباب الثالث، حکایات واخبار فی صلاۃ الخاشعین، ۱/۲۳۲)

آنکھوں کا قُفلِ مدینہ

حضرت سیِّدُنا حسّان بن اَبی سِنان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ عید کے لئے گئے۔ جب واپَس گھر تشریف لائے تو آپ کی زَوجہ کہنے لگی: آج آپ نے کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ خاموش رہے، جب اُنہوں نے زیادہ اِصرار کیا تو فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپَس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے)

اَنگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔(کتابُ الْوَرَع، موسُوعہ اِبْنِ اَبِی الدُّنیا، ۱/۲۰۵)

نَرسوں کی وجہ سے آنکھیں بند کرلیتے

مختلف اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ہم جب حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اَسپتال لے کر جاتے تو وہ اکثر اپنی آنکھیں بند کرلیا کرتے تھے اور اِس کی وَضاحت کچھ یوں فرماتے کہ اَسپتال میں نرسیں وغیرہ ہوتی ہیں میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر نگاہ پڑے اور اسی حالت میں میری رُوح پرواز کر جائے۔ رکنِ شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اَسپتال میں ان کی عِیادت کے لئے موجود تھا، اِس دَوران میں نے دیکھا کہ یہ بار بار آنکھیں بند کر رہے ہیں۔ میں سمجھا شاید ان کو نیند آرہی ہے، چنانچہ میں نے اجازت چاہی کہ آپ سوجایئے میں چلتا ہوں، تو فرمایا: آپ تشریف رکھئے، مجھے نیند نہیں آرہی بلکہ نرسوں کے سامنے آنے کے اندیشے پر آنکھیں بند کرلیتا ہوں تاکہ ان پر نگاہ نہ پڑے۔(محبوب عطار کی 122 حکایات، ص۵۲)

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں آنکھوں کا زباں کا دے خدا قُفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۹۵)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے اللہ والے نگاہوں کی حفاظت کے معاملے میں کس قدر حساس طبیعت والے ہوتے ہیں، جو طاقت ہونے کے باوجود بھی غیر عورتوں کو دیکھنے سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش فرماتے ہیں، انہیں اس بات کا کامل یقین ہوتا ہے کہ کوئی دیکھے نہ دیکھے اللہ پاک تو دیکھ رہا ہے۔ اے کاش! نگاہوں کی حفاظت کا یہ مدنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہوجائے اور ہم بھی آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے والے بن جائیں۔

آنکھوں کی حفاظت پر استقامت پانے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً اپنا محاسبہ کرتے رہیں، مثلاً اپنے آپ سے یوں مخاطب ہوکر فکرِ مدینہ کریں کہ اے بندے! تجھے اللہ پاک نے

www.dawateislami.net

آنکھوں جیسی نعمت عطا فرمائی جن کی مدد سے تُو جو چاہے دیکھ سکتا ہے، لیکن ذرا سوچ کہ تُو نے انہیں کس طرح استعمال کیا؟ مثلاً راستہ طے کرنے، علمِ دین سیکھنے سکھانے، تلاوتِ قرآن کرنے، بیتُ اللہ شریف، گنبدِ خضریٰ، مقاماتِ مقدسہ، والدین اور نیک لوگوں کی زیارت کرنے میں ان سے مدد لی یامَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اجنبی عورتوں کو دیکھنے، امردوں یعنی بے رِیش لڑکوں کو لذّت کے ساتھ دیکھنے، کسی کا کھلا ہو سِتر دیکھنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، اخبارات میں چھپنے والی نامحرم عورتوں وغیرہ کی تصاویر دیکھنے، خواتین کی تصاویر پر مشتمل بڑے بڑے اشتہاری بورڈز دیکھنے، کسی کا خط یا تحریر بِلا اجازت پڑھنے، کمپیوٹر یا موبائل پر فحش تصاویر یا ویڈیوز دیکھنے، کسی کے گھر جھانکنے کے لئے، یا اِدھر اُدھر فضول دیکھنے میں ان سے مدد لی؟ تجھے تو ان آنکھوں کو پاکیزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا، تجھے تو اپنے ربِّ کریم، اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابہ کرام واہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین اور جنت کی زیارت کا مشتاق ہونا چاہیے تھا، اس کے لئے ضروری تھا کہ تیری نگاہیں دنیا میں کسی حرام و فضول شے پر نہ ٹھہرتیں، لیکن افسوس! یہ پاکیزہ نہ رہ سکیں، آج تجھے حرام چیزیں دیکھنے میں بہت لذّت محسوس ہوتی ہے لیکن یاد رکھ! نگاہِ حرام سے پُر ہونے والی ان آنکھوں میں ایک دن آگ بھری جائے گی، تیری آنکھیں تو اتنی نازک ہیں کہ چھوٹا سا مچھر یا ریت کا کوئی ذرّہ اِن میں جا پڑے تو تکلیف کی شدت تیرے پورے وجود کو تڑپا کر رکھ دیتی ہے، دھوپ سے اچانک کسی بند کمرے میں چلے جانے پر تیرے دیکھنے کی صلاحیت اتنی کمزور ہو جاتی ہے کہ قریب پڑی چیز بھی دکھائی نہیں دیتی، پھر اپنے آپ کو یوں ڈرائے کہ آہ صد آہ! اگر ان آنکھوں کو بدنگاہی کرنے اور اللہ پاک کی حرام کردہ چیزیں دیکھنے کے سبب بروزِ قیامت عذاب دیا گیا تو میرا کیا بنے گا؟

آیئے! اب **بدنِگاہی کی سزاؤں** کے بارے میں 3 روایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

(1) بدنگاہی کی سزا

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: ایک شخص نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اس کا خون بہہ رہا تھا، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے عرض کی: میرے پاس سے ایک عورت گزری تو میں نے اس کی طرف دیکھا اور میری نگاہیں مسلسل اس کا پیچھا کرتی رہیں کہ اچانک میرے سامنے ایک دیوار آگئی جس نے مجھے زخمی کر دیا اور میرا یہ حال کر دیا جسے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کریم جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دنیا ہی میں اس کی سزا دے دیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب فیمن عوقب بذنبہ فی الدنیا، ۳۱۳/۱۰، رقم: ۱۷۴۷۱)

(2) آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو حَرام نظر سے پُر کرے گا اللہ پاک قِیامَت کے روز اُس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۱۰)

(3) آگ کی سلائی

حضرت سَیِّدُنا علامہ عبدالرَّحمن بن جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: عورت کے محاسن (یعنی حُسن وجمال) کو دیکھنا اِبلیس کے تِیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تِیر ہے، جس نے نامَحْرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔ (بحر الدموع، ص۱۷۱)

غور کیجئے! سُرمہ لگاتے ہوئے ہمارے ہاتھ کانپتے ہیں، اگر سُرمہ کی سَلائی آنکھ سے ہلکی سی بھی ٹکرا جائے یا سُرمہ ذرا تیز ہو تو ہماری چیخ نکل جاتی ہے، جب ہمیں سُرمے کی معمولی سی سَلائی تڑپا کر رکھ دیتی ہے تو بدنِگاہی کے سبب اگر اللہ پاک ناراض ہو گیا اور ہماری آنکھ میں آگ کی سَلائی پھیر دی گئی تو ہمارا کیا بنے گا؟ بدقسمتی سے آج کل بعض نادان بدنِگاہی کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ مَعَاذَ اللّٰہ ثُمَّ

مَعَاذَ اللّٰہ جب تک غیر مَحْرم عورتوں کو تکتے نہیں انہیں چین نہیں آتا، وہ اپنے اس بُرے مَقْصَد کے حُصول کی خاطر بازاروں، شاپنگ سینٹروں، تفریح گاہوں، الغرض جہاں جہاں بے پردہ عورتوں کا مجمع ہوتا ہے وہاں مارے مارے پھرتے، خوب بدنِگاہیاں کرتے اور اپنی دنیا وآخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ ہم غور کریں کیا ہم اپنی موت کو بھول گئے؟ کیا ہمیں مغفرت کا پروانہ مل گیا؟ کیا ہم پچھلی امتوں پر آنے والے عذابات کو بھول گئے؟ کیا ہمیں روزانہ اٹھتے جنازوں سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، کیا ہم بستر علالت پر سسکتے مریضوں سے سبق حاصل نہیں کرتے؟ کیا ہم تنگ و تاریک قبر کو بھول گئے؟ یا ہم منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دے پائیں گے؟ کیا قیامت کے دن ہم سے حساب کتاب نہیں ہو گا؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس سے پہلے کہ مَوت کا فِرِشتہ ہمارا رِشتۂ حَیات اِس دُنیا سے ہمیشہ کے لیے کاٹ کر رکھ دے، لہٰذا جاگ اُٹھئے! اور دُوسرے اِسلامی بھائیوں کو بھی بیدار کیجئے!! ورنہ یاد رکھئے، کہیں ایسا نہ ہو!!

نہ سمجھو گے تو مِٹ جاؤ گے اے مُسلمانو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صَدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے پردَگی کی آفت سے نجات پانے، آنکھوں اور دیگر اعضاء کے قُفلِ مدینہ لگانے کی مَدَنی سوچ پانے، شَرْم وحیا کا پیکر بننے اور اپنے گھر والوں کو بھی پردے کا ذِہْن دینے کا طریقہ سیکھنے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صدائے مدینہ" لگانا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو"

صَدائے مدینہ " لگانا کہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کی طرف سے اِس مدنی کام کا رِسالہ بنام "**صدائے مدینہ**" بھی منظرِ عام پر آچکا ہے۔

"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے **نمازِ تہجد** کی سعادت مل سکتی ہے۔

"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے **نماز کی حفاظت** ہوتی ہے۔

"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے مسجد کی **پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ** کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہوسکتی ہے۔

"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے "**نیکی کی دعوت**" دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔

"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے **دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر** ہوگی۔

"**صدائے مدینہ**" لگانے والا باربار مُسلمانوں کو **حج اور میٹھا مدینہ** دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔

"**صدائے مدینہ**" میں پیدل چلنے کی برکت سے **صحت** بھی اچھی ہوگی۔

صدائے مدینہ لگانا (یعنی مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا) سُنّتِ صحابہ ہے چنانچہ

اَمِیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۲۶۳/۳ مفهوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سنئے اور جھومئے چنانچہ

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے بُلاوا آگیا

ٹھینگ موڑ (قُصور، پنجاب) کے علاقے اِلٰہ آباد کے مُقِیم اسلامی بھائی جو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تو تھے لیکن مَدَنی کاموں کے سِلْسِلے میں سُستی کا شِکار تھے۔ اِتّفاق سے مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۳۱؁ھ بمطابق جنوری 2010؁ء کو دعوتِ اسلامی کے ڈویژن مُشاوَرت کے ذِمّہ دار اسلامی بھائی سے اُن

کی ملاقات ہوئی، جب اُنہیں اُن کی مَدَنی کاموں میں دلچسپی نہ ہونے کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے نہ صِرف اُنہیں مَدَنی کام کرنے کا ذِہن دیا بلکہ صدائے مدینہ کی پابندی کرنے کی ترغیب بھی دلائی اور اِس بارے میں اُنہوں نے شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فرمان **"صدائے مدینہ دکھائے مدینہ"** بھی سُنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا ذِہن بن گیا اور حاضریِ مدینہ کی اُمید پر اگلے ہی دن اِس پر عمل شروع کر دیا۔ صدائے مدینہ کیا لگانی شروع کی اُن پر تو اللہ کریم اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کرم ہو گیا، قسمت کا ستارا یُوں چمکا کہ اُسی سال اُنہیں بارگاہِ مُصْطَفٰے کی حاضِری کا شرف حاصل ہو گیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کے بڑے بھائی کو بھی حج کی سعادت نصیب ہو گئی، دورانِ حج شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بَیْعت ہونے کا شَرَف بھی حاصِل ہو گیا۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ
لگا فجر میں بھائی گھر گھر پہ جا کر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کامِل مومن کی پہچان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! بدنگاہی انسان کو دنیا و آخرت میں کہیں کا نہیں چھوڑتی، اس کی وجہ سے بندہ اللہ پاک کی نافرمانیوں میں بڑھتا جاتا ہے، ہر وقت اس کے دل و دماغ میں شیطان سمایا رہتا ہے، عجیب بے سکونی کا عالَم اس پر طاری رہتا ہے، نَفْسانی خواہشات و خیالات اس پر غالب رہتے ہیں، نَفْس کی تسکین کے لیے وہ مزید ہلاکت خیز گُناہوں میں مُبْتلا ہو جاتا ہے مثلاً بدکاری وغیرہ کے علاوہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنے سے بھی گُریز نہیں کرتا۔ بدنِگاہی کرنے والے کو اگر پتا چل جائے

www.dawateislami.net

کہ کوئی غیر مرد اس کی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی کو بُری نظر سے دیکھ رہا ہے تو اس کی غیرت کو جوش آجاتا ہے، وہ آگ بگولا ہو کر دیکھنے والے کو کھری کھری سُناتا ہے، بعض اوقات مار پیٹ پر بھی اُتر آتا ہے، اِسی پر اِکتفا نہیں بلکہ بسا اوقات تو نوبت **قتل و غارت گری** تک پہنچ جاتی ہے اور سالہا سال دونوں خاندانوں کی دُشمنی چلتی رہتی ہے اور کتنی ہی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں، کتنے بچے یتیم ہو جاتے ہیں، کتنی عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں، قید و بند کی سلاخیں کئی کئی سال اپنوں سے دُور کر کے ذِلّت و رُسوائی کے ویرانے میں دھکیل دیتی ہیں۔ لیکن جب وہ خود بد نگاہی کرتا ہے یا بدکاری کا ارادہ کرتا ہے تو اس وقت یہ کیوں بھول جاتا ہے کہ جسے وہ دیکھ رہا ہے یا جس سے بُرائی کا ارادہ رکھتا ہے وہ بھی تو کسی کی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی ہو گی۔ آیئے! اس بارے میں ایک نصیحت آموز حکایت سنئے اور عبرت کے مدنی پھول چنئے چنانچہ

بے باک نوجوان کی توبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"ہمیں کیا ہو گیا ہے"** کے صفحہ نمبر 5 پر ہے: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دربارِ مصطفےٰ میں میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کی دولت سے فیض یاب ہو رہے تھے کہ ایک خوبصورت نوجوان بارگاہِ ناز میں حاضر ہوا جس نے ابھی حال ہی میں جوانی کی حدود میں قدم رکھا تھا اور کچھ یوں عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بدکاری (Adultery) کی اجازت دیجئے۔" اُس کی اِس بے باکی و جرأت پر تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حیران رہ گئے۔ چنانچہ وہ اس نوجوان کو بارگاہِ نبوت کے آداب کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ سے ڈانٹنے لگے تو محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں اس نوجوان کو کچھ کہنے سے منع فرما دیا اور ارشاد فرمایا: اسے میرے قریب آنے دو۔ وہ نوجوان معاملے کے حسّاس ہونے کی پروا کئے بغیر آگے بڑھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس نوجوان کو اپنے پاس بٹھا کر بڑی نرمی اور محبت و شفقت سے کچھ یوں نیکی کی دعوت اِرشاد فرمائی: اے نوجوان! ذرا یہ تو بتا کہ اگر کوئی شخص تیری ماں کے ساتھ ایسا

www.dawateislami.net

کرے تو کیا تجھے اچھا لگے گا؟ نوجوان (جوشِ غیرت سے) کچھ یوں عرض گزار ہوا: نہیں نہیں! اللہ کی قسم! یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میری جان آپ پر قربان میں ہرگز یہ پسند نہیں کروں گا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر تجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی تیری ماں کے ساتھ ایسا کرے تو دوسرے بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی ماں سے ایسا کرے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا: کیا تم اپنی بیٹی کے لیے اسے پسند کرتے ہو؟ بولا: میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان جاؤں میرے آقا! ہرگز نہیں۔ ارشاد فرمایا: دوسرے لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔ پھر پوچھا: کیا اپنی بہن کے لیے اسے پسند کرتے ہو؟ عرض کی: میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! خدا کی قسم! ہرگز نہیں۔ ارشاد فرمایا: اسی طرح دوسرے لوگ بھی اپنی بہنوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پھوپھی اور خالہ کے متعلق یہی سوال اس نوجوان سے پوچھا تو ہر بار اس نے نفی میں ہی جواب دیا اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اسے ایک ہی بات سمجھائی کہ جب تُو یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی ان کے ساتھ ایسی نازیبا حرکت کرے تو یاد رکھو جس عورت کے ساتھ تم یہ حرکت کروگے وہ بھی تو کسی کی ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی یا خالہ ہو گی۔ اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں بات اس نوجوان کی سمجھ میں آ تو گئی مگر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پر مزید کرم فرماتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا دستِ اقدس رکھ کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے رب کریم! اس کا گناہ بخش دے، اس کے دل کو پاک کر دے اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔ چنانچہ اس دُعا کی برکت سے وہ نوجوان تمام عمر اس بُرے کام سے بیزار رہا۔

(مسند احمد، ۸/۲۸۵، حدیث: ۲۲۲۷۴ ملتقطاً و ملخصاً)

اللہ ہم کو فضل سے عقلِ سلیم دے　　شرم و حیا تُو بہرِ رسولِ کریم دے

www.dawateislami.net

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس پیارے اور دلنشین انداز میں اس نوجوان کو یہ بات سمجھائی کہ جس طرح تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ کوئی شخص تمہاری اِن مَحْرم عورتوں (یعنی جن سے نِکاح حَرام ہے) کے ساتھ اِس طرح کا کام کرے، اسی طرح کوئی دوسرا شخص بھی اپنی ان محرم عورتوں کے ساتھ اس طرح کی بُری حرکت ہرگز پسند نہ کرے گا۔ جب تم اپنے لئے اس بات کو پسند نہیں کرتے تو دوسروں کے لئے اسے کیسے پسند کرسکتے ہو؟ کیونکہ تم جس کے ساتھ یہ کام کروگے وہ بھی تو کسی کی ماں، کسی کی بہن، کسی کی بیٹی، کسی کی بیوی، کسی کی خالہ، کسی کی پھوپھی ہوگی۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ اندازِ مُبارک تاثیر کا تِیر بن کر اس کے دِل میں اس طرح پیوست ہوگیا کہ وہ نہ صرف اپنی بے باکی پر نادم ہوا بلکہ ہمیشہ بدکاری سے بھی باز رہا اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا کی برکت سے جب تک زندہ رہا کبھی اس فعل کا تصور تک نہ کیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی شَرم و حیا کو فَروغ دینے، بے پردَگی کے منہ زور سیلاب کو روکنے اور بے حیائی جیسی بُرائی کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے مسلسل کوشاں ہے اور اِس مقصد کے لئے دعوتِ اسلامی نے مختلف شعبہ جات قائم کئے ہیں، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "**مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں**" بھی ہے۔ یہ مجلس اسلامی بہنوں کو 12 دن کے مختلف مدنی کورسز مثلاً خصوصی اسلامی بہن کورس، فیضانِ قرآن کورس، فیضانِ

نماز کورس اور مَدَنی کورسز کرواتی ہے۔اِن کورسز میں **فِقْہ، تجوید، عقائد، سُنّتیں اور آداب، خُصوصی** (یعنی گونگی بہری) اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کا طریقہ، فیضانِ سورۂ نُور (تفسیر)، نماز کے مسائل اور مخصوص سُورتیں یاد کروانے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر سے بھی **بے پردگی** کی نحوست جان چھوڑ دے، **شرعی پردے** کی مدنی بہاریں آجائیں، گھر کی خواتین بھی **مدنی ماحول** میں آجائیں، یہ بھی دعوتِ اسلامی کے **مدنی کاموں** میں مشغول ہو جائیں تو **براہِ کرم!** اپنے شہر/ علاقے کے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کرکے ان کو اسلامی بہنوں کی **مدنی تربیت گاہوں** میں ہونے والے مختلف **مدنی کورسز** کروایئے، جتنا وقت دیں گی، اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ اُسی قدر **علمِ دین** سیکھنے کا موقع ملے گا۔

اللہ کریم **"مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں"** کو مزید لگن کے ساتھ دین کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تم جانتے ہو کیا ہے یہ دعوتِ اسلامی فیضانِ مدینہ ہے فیضانِ مدینہ ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ویلنٹائن ڈے" کی خُرافات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی عملی حالت کافی خراب ہوتی جارہی ہے، بعض نادان مُسلمان دینی تعلیمات کو چھوڑ کر اَغیار کی عادات واَطوار اپنانے میں بہت فخر محسوس کرتے ہیں بالخصوص ان کے خاص اَیّام کو مَنانے کیلئے خُوب روپیہ، پیسہ برباد کرتے، وقت ضائع کرتے، بدنگاہی، شراب نوشی اور بدکاری جیسے گناہوں میں بالکل بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔ ایسے بے ہودہ کاموں کا اِرْتکاب **"ویلنٹائن ڈے"** کے موقع پر بھی سَرِعام کیا جاتا ہے۔ اس دن لوگ تمام شرعی حُدود کو پامال کرتے ہوئے خوب گناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کیساتھ

www.dawateislami.net

میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دَین سے لے کر فحاشی و عُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے، گفٹ شاپس(Gift shops)اور پھولوں کی دُکان پر رش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیاء کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ شراب کا بہت زیادہ کاروبار ہوتا ہے جبکہ ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سُمندر دکھائی دیتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد رہتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں کو وہاں ہر طرح کی قانونی چُھوٹ حاصل ہے۔ اِس دن کے ہنگامے سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے لیکن اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اِس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی الله پاک اور اُس کے رسولِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ پاکیزہ احکامات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے کھلم کھلا گناہوں کا اِرتکاب کرکے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ناپاک وآلُودہ کرتے ہیں۔ بد نگاہی، بے پردگی، فحاشی و عُریانی، اَجنبی لڑکے اور لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق، اِس ناجائز تعلُّق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے بدکاری تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اِس دن زور وشور سے جاری رہتی ہیں، اِن شیطانی کاموں کے ناجائز و حرام ہونے میں کسی مسلمان کو بالکل بھی شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے واضح اِرشادات سے اِن کاموں کا حَرام ہونا ثابت ہے۔ اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس طرح کی تمام خُرافات سے خود بھی بچیں اور خیر خواہیِ اُمّت کی نیّت سے دُوسروں کو بھی اس سے بچائیں اور ہم سب الله کریم کو راضی کرنے والے کاموں میں لگ جائیں۔ ربِّ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ

www.dawateislami.net

الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

رسالہ ”استنجا کرنے کا طریقہ“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شرعی احکامات کا علم نہ ہونے اور کچھ بے احتیاطی کرنے کی وجہ سے بعض لوگ استنجا کرتے وقت اپنے کپڑے اور اپنا جسم ناپاک کرلیتے ہیں اور بعد میں انہیں پاک کرنے کا خیال بھی نہیں آتا۔ لہٰذا **پاکی و ناپاکی** کا علم حاصل کرنا ایک مسلمان کیلئے بے حد ضروری ہے۔ اس کا ایک بہترین ذریعہ مکتبۃُ المدینہ کی دیگر کتب و رسائل کے ساتھ ساتھ اس رسالے **”اِستنجا کرنے کا طریقہ“** کا مطالعہ کرنا بھی بے حد مفید ہے۔ اس رسالے میں ☆ استنجا کرنے کا طریقہ ☆ رفعِ حاجت کیلئے بیٹھنے کا طریقہ ☆ ٹائلٹ پیپر استعمال کرنے کے نقصانات ☆ کس پانی سے استنجا کرنا منع ہے ☆ کرسی نُما کموڈ پر بیٹھنے کے خطرات کا اِنکشاف ☆ بیتُ الخلا میں جانے کی نیتیں ☆ اور اس کے علاوہ بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً حاصل کرکے خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ

☆ بدنگاہی بدکاری کو پھیلانے کا ذریعہ ہے، ☆ قرآنِ کریم مسلمانوں کو نگاہوں کی حفاظت کا درس دیتا ہے ☆ کثیر احادیثِ مبارکہ میں بدنگاہی سے بچنے کی ترغیب و تاکید ارشاد ہوئی ہے ☆ نگاہوں کی حفاظت کرنے میں دل کی پاکیزگی ہے ☆ بدنگاہی کرنا اللہ پاک اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب ہے ☆ اللہ والے نگاہوں کی حفاظت کے معاملے میں بہت حسّاس ہوتے ہیں، ☆

بدنگاہی کی سزا بسا اوقات دنیا کے اندر ہی مل جاتی ہے، ☆بدنگاہی انسان کو دنیا و آخرت میں ذلیل و رُسوا کروانے کا سبب ہے، ☆بدنگاہی کرنے والے عجیب بے سکونی میں مبتلا رہتے ہیں۔

اللہ کریم تمام مسلمانوں کو **بدنگاہی و بے پردگی کی تباہ کاریوں** سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زینت کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** صَفْحہ نمبر 78 سے زِیْنَت کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورَت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیثِ مبارَک میں اُس پر لَعنت آئی بلکہ اُس پر بھی لَعنت آئی ہے جس نے کسی دوسری عورَت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔ (درمختار، کتاب الحظروالاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ۹/۶۱۴تا۶۱۵) ☆اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اُس عورَت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔ (درمختار، کتاب الحظروالاباحۃ، ج۹، ص۶۱۴تا۶۱۵) ☆بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اُسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔(ردالمحتار ،کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی اللبس، ۵۹۸/۹ ملخصاً)☆عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار،کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی اللبس، ۵۹۹/۹ ملتقطاً) حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک ہیجڑا حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ اِرْشاد فرمایا: اِس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اِس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عَرْض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا: اِسے شہر بدر کردو۔ لہٰذا اُس کو شہر بدر کر دیا گیا، مدینۂ مُنَوَّرہ سے نکال کر "نَقِیْع" (مدینۂ مُنَوَّرہ کے قریب ایک جگہ) بھیج دیا گیا۔(ابو داود،کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، حدیث: ۴۹۲۸، ۳۶۸/۴) جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اِسی طرح عورتیں بھی مَردوں کی نقل نہیں کر سکتیں جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لَعنت فرمائی زَنانہ مَردوں پر جو عورَتوں کی صورت بنائیں اور مَردانی عورَتوں پر جو مَردوں کی صورت بنائیں۔ (مسند امام احمد،مسند عبد اللہ بن عباس، حدیث: ۲۲۶۳، ۵۴۰/۱)☆خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیاکے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زِینت کریں لیکن میک اپ کرکے اور بَن سَنْوَر کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عورَت پوری کی پوری عورَت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورَت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔(ترمذی،کتاب الرضاع، باب(۱۸)، حدیث: ۱۱۷۶، ۳۹۲/۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16

www.dawateislami.net

(312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب خُود داریاں، اور خوش اخلاقیاں آیئے سیکھ لیں، قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص ٦٧٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ **افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا**

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے

www.dawateislami.net

فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

www.dawateislami.net

نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

www.dawateislami.net